Regd. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم یک شنبہ

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۱ روپے
ششماہی " ۱۱ "
سہ ماہی " ۶ "
ماہوار " ۲½ "

قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۲ | ۱۷ اخاء ۱۳۲۷ش | ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ | ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۳۵

کشمیر میں سکھ اور سیوک سنگھی کارکنوں کی سرگرمیاں
تین سکھوں کی گرفتاری ۔ ایک دستی بم برآمد ہوئے

تراڑکھل ۱۶ اکتوبر ۔ حکومت آزاد کشمیر کے محکمہ دفاع کا اعلان مظہر ہے کہ کشمیر میں خفیہ طور پر کام کرنے والوں میں سے ایک شخص نے سرینگر سے اطلاع بھیجی ہے کہ کشمیر میں شیخ عبد اللہ کے اس اعلان کے باوجود کہ وہاں بالکل امن ہے ۔ اور فرقہ وارانہ کشیدگی بالکل نہیں پائی جاتی ۔ سکھ اور سیوک سنگھی غنڈے مسلمانوں کو ختم کرنے کی ہر طرح کوشش کر رہے ہیں ۔ پولیس کے ایک مسلمان افسر نے چند دن ہوئے بارہ مولا میں تین سکھوں کو گرفتار کیا ۔ جن کے قبضہ سے ۱۹ دستی بم برآمد ہوئے ۔ سوالات کرنے پر سکھوں نے بتایا ۔ کہ وہ یہ بم نماز کے دوران میں عیدگاہ پر پھینکنے کا ارادہ رکھتے تھے ۔

ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اوڑی کے محاذ پر آزاد فوجوں نے ہندوستانی فوج کے ایک قافلے پر حملہ کر کے اسے بالکل برباد کر دیا ۔ اور بہت سا سامان جس میں اسلحہ اور گولہ بارود بھی شامل تھا ۔ آزاد فوجوں کے ہاتھ لگا ۔ راجوری ۔ باغ اور دوسرے علاقوں میں بھی کئی جھڑپیں ہوئیں جن میں ہندوستانی فوج کو شدید نقصان پہنچایا گیا ۔

کشمیر کا مسئلہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سب سے بڑا جھگڑا ہے
دولت مشترکہ اپنے اثر سے کام لے کر اس مسئلہ کو پرامن طریق پر حل کرنے کی کوشش کرے

کراچی ۱۶ اکتوبر ۔ پاکستان کے قائم مقام گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے آج بی بی سی کے نمائندے کو پہلی بار بیان دیتے ہوئے فرمایا کشمیر کا مسئلہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سب سے بڑا جھگڑا ہے ۔ ہمیں اس جھگڑے کو پرامن سمجھوتہ کے ذریعے حل کر لینا چاہیئے ۔ کیونکہ اگر ان دونوں ہمسایہ ملکوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی ۔ تو پھر دونوں ہی تباہی کی نذر ہو کر رہ جائیں گے ۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ساری دولت مشترکہ اس جھگڑے کو پرامن طریق پر سلجھانے کے لئے اپنے تمام تر اثر سے کام لے گی ۔

قائد اعظم کا ذکر کرتے ہوئے خواجہ ناظم الدین نے فرمایا ۔ پاکستان کے عوام نے اپنے محبوب رہنما کی وفات کے بعد بڑے صبر و استقلال کا ثبوت دیا ہے ۔ اور تمام باہمی اختلافات کو حرف غلط کی طرح مٹا کر وہ اب بالکل متحد ہو گئے ہیں مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان اگرچہ ایک ہزار میل سے بھی زیادہ فاصلہ ہے ۔ لیکن دونوں کے عوام اب پہلے سے بھی زیادہ متحد ہیں کمیونسٹوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ پاکستانی عوام کمیونسٹوں کے خلاف ہیں اور ساری مملکت میں ان کے خلاف ایک عام منافرت پائی جاتی ہے ۔

قائد اعظم کا چہلم

کراچی ۱۶ اکتوبر ۔ ۲۲ اکتوبر کو جمعہ کے دن قائد اعظم کا چہلم ہوگا ۔ اس روز سہ پہر کو ایک پبلک جلسہ قائمقام گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین کی صدارت میں منعقد کیا جائیگا صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک قائد اعظم کے مزار پر قرآن خوانی ہوگی ۔

قائد اعظم میموریل فنڈ کمیٹی کا تقرر

لاہور ۱۶ اکتوبر ۔ گورنر مغربی پنجاب نے قائد اعظم میموریل فنڈ کی نگرانی کرنے کے لئے نو آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے ۔ وہ خود اس کے صدر ہوں گے ۔

شاہ افغانستان کی چونتیسویں سالگرہ کی انتہائی سادہ تقریب

کابل ۱۶ اکتوبر ۔ کل یہاں والئی افغانستان نادر شاہ کی چونتیسویں سالگرہ نہایت سادگی اور متانت کے ساتھ منائی گئی ۔ کیونکہ افغانستان کے ہمسایہ ملک پاکستان میں قوم اپنے محبوب قائد اعظم کی وفات پر ابھی تک سوگ منا رہی ہے ۔ اس تقریب کے موقعہ پر خلاف معمول پہلے کی طرح کسی قسم کی دھوم دھام کا اظہار نہیں کیا گیا ۔ صبح عمائدین سلطنت نے شاہ افغانستان کی خدمت میں حاضر ہو کر مبارکباد پیش کی ۔ گیارہ بجے کے قریب افغانستان میں پاکستان کے سفیر مسٹر اسمٰعیل چندریگر اور دیگر سفارتی نمائندے شاہی محل پہنچے ۔ اور وہاں اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کی خدمت میں ان کی چونتیسویں سالگرہ کے موقعہ پر اپنی اپنی حکومتوں کی طرف سے مبارکباد پیش کی ۔

مسجد فضل لندن میں عید الضحیٰ کی تقریب نماز عید چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے پڑھائی
نماز اور دعوت طعام میں نائیجیریا کے وفد کی شرکت

لندن ۱۶ اکتوبر ۔ اس مرتبہ عید الضحیٰ کی نماز مسجد احمدیہ لندن میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے پڑھائی ۔ نماز میں نائیجیریا کے مندوبین نے بھی شرکت کی ۔ یہ لوگ آج کل افریقی کانفرنس کے سلسلے میں لندن آئے ہوئے ہیں ۔ چوہدری صاحب موصوف نے خطبہ کے دوران میں بعض حلقوں کے ان تاثرات کی پرزور تردید فرمائی ۔ کہ اسلام عشرت پسند مذہب ہے ۔ آپ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ۔ یہ محض ایک الزام ہے ۔ اس کے رد میں ایک ثبوت یہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے کہ اسلام نے خوشی کے صرف دو موقع ہی رکھے ہیں ۔

وزیر اعظم کی کانفرنس کے سلسلے میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان بہت ہی مصروف ہیں ۔ اس لئے آپ نماز پڑھانے کے فوراً بعد تشریف لے گئے ۔

لیکن نائیجیریا کے مندوبین نے عید کی اس دعوت میں شرکت کی ۔ جس کا اہتمام امام مسجد احمدیہ لندن کی طرف سے کیا گیا تھا ۔ دعوت میں تعلقات دولت مشترکہ کے انڈر سیکرٹری کرنل ڈینر ولیم بھی شریک تھے ۔ امام مسجد احمدیہ لندن نے نائیجیریا کے وفد کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا ۔ کہ اگر تمام دنیا میں اسلامی اخوت پھر قائم ہو جائے ۔ تو دنیا سے خوف و ہراس اور بحران ناپید ہو جائے ۔ چنانچہ اسلامی اخوت کے از سر نو احیاء کا سامان ہو چکا ہے ۔ اور اس سلسلے میں خاص نظام کے ماتحت منظم کوشش جاری ہیں امام صاحب کے بعد ایک اور احمدی عالم نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں نائیجیریا کے وفد کا خیر مقدم کیا ۔ وفد کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نائیجیریا کے چیف سیکرٹری مسٹر ایچ ایم فنٹ نے عربی میں تقریر کی ان کے علاوہ نائیجیریا کے ایک مندوب ابوبکر ۔ یوگنڈا کے نمائندے مسٹر ایچ کے جعفر اور ٹانگانیکا کے نمائندے مسٹر ڈی ۔ ایم ۔ وزیر علی نے تقاریر کیں کرنل ڈینر ولیم نے اپنی تقریر میں امام صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا دولت مشترکہ میں تقریباً گیارہ کروڑ مسلمان آباد ہیں ۔ دولت مشترکہ بھی ایک قسم کی اخوت ہے ۔ اس کے تمام ممبران برابر کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اور باہمی تعاون اور اشتراک عمل سے اپنے کاموں کو سرانجام دیتے ہیں

فرینکفرٹ ۱۵ اکتوبر ۔ میونخ عدالت کے فیصلہ کے مطابق سٹلر کی تمام جائیداد جس کی مالیت ۵ ہزار پونڈ سے کچھ زیادہ ہے ضبط کر لی گئی ہے ۔

فلسطین میں وسیع پیمانے پر جنگ چھڑنے کا خطرہ

بیت المقدس ۱۶ اکتوبر ۔ آج وسیع پیمانے پر خاص ارض مقدس میں عارضی صلح کے خلاف ورزی کی گئی ۔ ابتدا یہودیوں کی طرف سے ہوئی ۔ جنوبی فلسطین میں انہوں نے صحرائے نجف میں مصری ہوائی اڈوں پر بمباری کی ۔ نیز انہوں نے فلسطین کی عرب حکومت کے صدر مقام غازہ پر بھی بم برسائے ۔ لیکن عرب طیارہ شکن توپوں نے انہیں مار بھگایا ۔ مصری ہوائی جہازوں نے بھی یہودی قافلوں پر بمباری کی ۔ یہودیوں کے بیان کے مطابق اس بمباری کی وجہ سے یہودیوں کی دو بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو گئیں ان مسلسل خلاف ورزیوں سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔ کہ فلسطین میں پھر وسیع پیمانے پر جنگ شروع نہ ہو جائے ۔

بین المملکتی کانفرنس کا انعقاد !

کراچی ۱۶ اکتوبر ۔ پیر کے روز یہاں دونوں ملکوں کے دفتری نمائندوں کے درمیان ایک بین المملکتی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے ۔ اس کانفرنس میں اس امر پر غور کیا جائیگا ۔ کہ ضروری اشیاء کی فراہمی کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا ۔ اس پر کہاں تک عملدرآمد ہوا ہے ۔ اس سلسلے میں پاکستان کی شکایات خاص طور پر زیر بحث آئیں گی ۔ پاکستان کی طرف سے وزارت تجارت کے قائم مقام سیکرٹری مسٹر شجاعت علی حسنی کانفرنس میں حصہ لیں گے ۔ اور ہندوستانی وفد کی رہنمائی مسٹر سی ۔ سی ڈیسائی کریں گے ۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی ۔

مسئلہ جہاد اور جماعت احمدیہ

(از محمد عبدالحق صاحب مجاہد مغلپورہ لاہور)

جن شریف اور امن پسند احباب نے احمدیت کے لٹریچر کو پڑھا ہے وُہ جانتے ہیں کہ مسئلہ جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کا وہی عقیدہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ صلحاء اُمّت اور مجددین کا تھا۔ میں احمدیہ لٹریچر سے چند حوالجات مسئلہ جہاد کے متعلق درج کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مصر کے ایک مولوی رشید رضا ایڈیٹر اخبار المنار نے یہ اعتراض کیا تھا کہ جماعت احمدیہ جہاد کو حرام قرار دیتی ہے۔ حضور نے جواب میں فرمایا:۔ "بعض نادان مجھ پر اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا ہے کہ یہ شخص انگریزوں کے مُلک میں رہتا ہے اسلئے جہاد کی مخالفت کرتا ہے یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا ہوں تو میں بار بار کیوں کہتا عیسےٰ بن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی طبعی موت سے بمقام سرینگر کشمیر مرگیا۔ اور وُہ نہ خدا تھا نہ خدا کا بیٹا کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرہ سے بیزار نہیں ہونگے۔ پس سُنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی۔ اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے قرآن شریف کی رو سے مذہبی جنگ کرنا حرام ہے کیونکہ وُہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔" (کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۶۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے یہی عقیدہ صلحائے اُمّت اور مجددین وعلماء کا تھا۔ اور حضرت سید احمدؒ صاحب بریلوی مجدد صدی تیرہویں اور حضرت سید اسماعیل صاحب شہید دہلوی کا تھا چنانچہ "سوانح احمدی" جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی ؒ کے سوانح حیات کا مجموعہ ہے۔ اس میں لکھا ہے (۱) "سید صاحب ہر گھڑی ہر ساعت جہاد اور قتال کا ارادہ کرتے رہتے تھے اور سرکار انگریزی گو کافر تھی۔ مگر اس کی مسلمان رعایا کی آزادی اور سرکار انگریزی کی بے رو ریائی اور بوجہ موجودگی ان حالات کے ہماری شریعت کے مطابق سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کو مانع تھیں"۔

(۲) "یہ بھی ایک صحیح روایت ہے کہ جب سکھوں سے جہاد کرنے کو تشریف لیجاتے تھے۔ کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ اتنی دور سکھوں سے جہاد کرنے کیوں جاتے ہو۔ انگریز جو اس ملک پر حاکم ہیں۔ وُہ دین اسلام سے کیا منکر نہیں ہیں گھر کے گھر میں اُن سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لو۔ سید صاحب نے جواب دیا کہ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے۔ انگریزوں کا یا سکھوں کا ملک لینا ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وُہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے اور اذان وغیرہ فرائض مذہبی ادا کرنے کے مزاحم ہوتے ہیں۔ .... سرکار انگریزی تو منکر اسلام ہے مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ اُن کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے ہم اُن کے ملک میں علانیہ واعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں۔ وُہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی بلکہ اگر کوئی ہم پر زیادتی کرتا ہے تو اس کو سزا دینے کو تیار ہے ہمارا اصل کام اشاعت توحید الہی اور احیاء سنن سید المرسلین ہے سو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔ اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرادیں۔ یہ جواب باصواب سُن کر سائل خاموش ہو گیا۔ اور اصل غرض جہاد کی سمجھ لی۔" (سوانح احمدی صفحہ ۷۱)

اس وقت کے سائل بھی معلوم ہوتا ہے شریف الطبع اور امن پسند ہوں گے اگر زعماء احرار کی طرح ہوتے تو آپ پر بھی جہاد حرام کا فتویٰ لے صادر فرماتے (۳) حضرت مولوی محمد حسن رامپوری جو حضرت اسماعیل صاحب شہید کے رفقاء خاص تھے فرماتے ہیں:۔

"جنگ کا نام جہاد نہیں جنگ کو قتال کہتے ہیں اور وُہ گاہے گاہے پیش آتی ہے اور جہاد اعلاء کلمۃ اللہ میں کوشش کرتا رہنا ہے۔ جو مدت دراز تک باقی رہتا ہے یہ صرف آپ کی غلط فہمی ہے کہ قتال کا نام جہاد رکھا ہے۔" (سوانح احمدی صفحہ ۱۰۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں۔ سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وُہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں۔ وُہ ہرگز صحیح نہیں اب مذہبی طور پر تلوار اٹھانے والوں کا خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں۔ جو شخص آنکھیں رکھتا ہے اور حدیثوں کو پڑھتا اور قرآن کو دیکھتا ہے وُہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہ طریق جہاد جس پر اس زمانے کے وحشی کاربند ہو رہے ہیں۔ یہ اسلامی جہاد نہیں"۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۹ و ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تشریح مسئلہ جہاد کی بیان فرمائی ہے اس کی تصدیق نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالوی کی بھی ایک تحریر سے ہوتی ہے نواب صدیق حسن خاں صاحب کا زمانہ گورنمنٹ برطانیہ کا زمانہ ہے۔ وُہ لکھتے ہیں:۔

"جو لوگ اس علم سے ناواقف ہیں وہی فتوے جہاد کا حق ہر فتنے کے دیتے ہیں کہ حکم جہاد کا اسلام میں نہیں ہے یا تھا مگر اب منسوخ ہو گیا ہے یہ کہتے ہیں کہ اس زمانہ کی لڑائی بھڑائی خواہ مسلمان یا کافر میں ہو یا باہم مسلمانوں کے لئے مشکل ہے کہ جہاد شرعی ٹھہر سکے۔" (اقتراب الساعت صفحہ ۷)

ہم امید کرتے ہیں کہ ان حوالجات کی روشنی میں کوئی صاحب بصیرت انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کو حرام قرار دیا ہے جہاد ایک اسلامی حکم ہے اور کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ آپؑ ایک اسلامی حکم کو منسوخ قرار دیں جبکہ وُہ فرماتے ہیں "کوئی جدید شریعت آپؐ کے بعد نہیں اور نہ کوئی کتاب آپکی شریعت کو منسوخ کرسکتی ہے اور کوئی شخص آپکے مبارک کلام کو بدل نہیں سکتا۔ جس شخص نے ذرہ بھر بھی قرآن کریم سے روگردانی کی وُہ ایمان سے خارج ہو گیا۔" (مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۵)

ریڈیو پاکستان

(از مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور)

گذشتہ ایک مہینہ سے۔ ریڈیو پاکستان کے پروگرام میں کسی حد تک ایک خوشکن تبدیلی نظر آرہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں قرآن کریم کی تلاوت احادیث کا بیان۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح کے بعض حصے اور مشاہیر اسلام کی زندگی کے واقعات وغیرہ سننے میں آجاتے ہیں۔ یہ تبدیلی قائد اعظم کے سانحہ ارتحال کے نتیجہ میں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کا احساس قوم میں موجود ہے۔ مگر اس احساس کے قیام کے لئے تواتر کے ساتھ جد وجہد کی ضرورت ہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ حصہ اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی تعلیم کا مسلمانوں کے کانوں میں پڑتا رہے۔ جس کا لازمی نتیجہ ہوگا کہ قوم میں عمل کرنے کی روح زندہ ہوجاویگی تو موجودہ پروگرام میں بھی اصلاح کی کافی گنجائش موجود ہے۔ لیکن آثار ایسے نظر آتے ہیں کہ یہ پروگرام بھی عارضی ہے کیونکہ جو لوگ ایک عرصہ سے بلکہ ریڈیو کی پیدائش سے ہی گانے ٹھمریاں۔ غزلیں اور ڈرامے۔ ساز باجہ اور مزامیر کے ساتھ سُننے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اُن کو مذہبی اور صحیح اسلامی تعلیم کے سُننے پر مجبور کرنا یقیناً ایک وقت طلب عمل ہے۔ میں نے بعض ریڈیو سُننے والے گھروں میں دبی دبی آوازوں سے اور ان کے چہروں پر کھلے کھلے نشانوں سے اس تبدیلی کے خلاف حقارت اور نفرت کے آثار پائے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وُہ لوگ اخلاقی تعلیم کے نشر کو ریڈیو کی اصل غرض کے بالکل منافی خیال کرتے ہیں۔ پچھلے ہی دنوں ریڈیو پر نشر کی جانے والے پروگرام کے متعلق اظہار کرتے ہوئے لاہور کے ایک اخبار نویس نے کہا تھا کہ اگر ریڈیو پر آواز۔ لے۔ ترنم اور دلربا تھرتھراہٹ کے بغیر نکلے تو ریڈیو کی تخلیق کی غرض ہی ضائع ہو جاتی ہے اب اسی سے خیال ہو سکتا ہے اس اخلاقی اور مذہبی تعلیم کے نشر کو ایک لمبے عرصہ تک کب یہ لوگ گوارا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس خوف کے ماتحت منتظمین ریڈیو نے آہستہ آہستہ اپنے پرانے پروگرام کیطرف عود کرنیکی کوشش شروع کردی ہے قرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ جو نظم اور غزلیات وغیرہ کا حصہ ہوتا ہے اُسکو گانے کے رنگ میں ہی ادا کیا جاتا ہے اور جہاں جہاں ساز و باجہ کیساتھ اُسکی لذت اور سرور میں زیادتی کا امکان ہوتا ہے اُسے چسپاں کردیا جاتا ہے۔

اگرچہ موجودہ پروگرام کو جاری رکھنا ایک مشکل امر ہے لیکن اگر یہ کچھ لمبا عرصہ جاری رہتا تو قوم کے ایک حصہ پر نامعلوم طور پر اس کے مفید ہونے کا اثر ہونا یقینی تھا۔ اب بھی جہاں بعض طبائع پر یہ ناگوار گذر رہا ہے وہاں بعض احباب نے اسے پسند بھی کیا ہے اور انکی خواہش بھی ہے کہ اسے جاری رکھا جائے۔

ایک اور ضروری امر یہ ہے کہ نمازوں کے اوقات میں بھی ریڈیو والے اپنے پروگرام کو جاری رکھتے ہیں خواہ وہ پروگرام اچھے ہی ہوں۔ تاہم نماز کے وقت یہ پروگرام بھی یقیناً عبادت میں مخل ہوتے ہیں۔ ممکن ہے بعض لوگ کہیں کہ کیا مسجدوں میں ریڈیو لگے ہوتے ہیں جو نماز کے اوقات میں جاری رہنے کی وجہ سے عبادت میں مخل ہوتے ہیں؟ یہ بات نہیں ہے بلکہ مسجدوں کے قرب وجوار کے مکانوں میں رہنے والوں کے ہاں تو یہ ریڈیو چلتے رہتے ہیں جنکی آوازیں نہایت صفائی اور سرعت سے نمازیوں تک پہنچ رہی ہوتی ہیں اگر ریڈیو کا محکمہ نماز مغرب اور عشاء کے وقت ریڈیو کو خاموش رکھنے میں کوئی نقصان نہ سمجھتا ہو اور نماز پڑھنے والی اقلیت کیخاطر یہ غیر محسوس سا وقفہ رکھدے تو یہ قابل تعریف کام ہوگا

روزنامہ الفضل

۱۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء

پاکستان کی صنعت و تجارت

مسٹر فضل الرحمن پاکستان کے وزیر تجارت و صنعت نے گزشتہ سہ شنبہ کو کراچی میں ایک پریس کانفرنس میں پاکستان کی تجارت اور صنعت کے متعلق ایک تفصیلی بیان دیا ہے۔ جس میں آپ نے پاکستان کی تجارتی اور صنعتی پوزیشن کا جائزہ لیا ہے۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان جو اشیاء برآمد کرتا ہے وہ زیادہ تر خام مال کی صورت میں ہیں۔ جن میں جیوٹ اور روئی کی برآمد زیادہ منفعت بخش ہے۔ ان دو کے بعد بعض دوسری خام اشیاء مثلاً چائے کھالیں اور چمڑہ بھی برآمد کیا جاتا ہے۔ ان خام اشیاء کے عوض پاکستان دوسرے ممالک سے اپنی ضروریات کی چیزیں لیتا ہے۔ جن میں تیار شدہ مال مشینری کوئلہ وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان سے صرف ایک ہی قسم کا مال یعنی کھیلوں کا سامان ایسا ہے۔ جو تیار شدہ برآمد کیا جاتا ہے۔

اس جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کی صنعت و دستکاری ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔ اور اس بات کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ حکومت اور عوام اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کریں۔ بڑے پیمانے پر صنعت و دستکاری کی نشوونما کے لئے سب سے بڑی ضرورت مشینری کی ہے۔ اور حکومت اس طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔ خام مال کے عوض کپڑے اور چینی اور کوئلہ کے علاوہ زیادہ سے زیادہ مشینری حاصل کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔

پاکستان میں ملوں اور چمڑہ بنانے کے سامان کی کمی کی وجہ سے ہم اپنی جیوٹ کپاس اور چمڑے سے تمام فائدہ نہیں اٹھا رہے جتنا ہم کو اٹھانا چاہیئے۔ اگر کپاس اور جیوٹ کا مال تیار ہونے لگے۔ اور چمڑے کو رنگنے کے کارخانے بڑی تعداد میں یہاں جاری ہو جائیں۔ تو وہ نفع جو درمیانی ممالک مثلاً ہندوستان وغیرہ کما رہے ہیں۔ وہ پاکستان کو حاصل ہو۔ اگر ہم کم سے کم اپنی ضرورت کے مطابق کپڑا تیار کرلیں تو بہت سا ہمارا روپیہ جو دوسرے ممالک کو چلا جاتا ہے بچ سکتا ہے۔

لیکن یہ سب کچھ ایک دن میں نہیں ہو سکتا پاکستان کو معرض وجود میں آئے ابھی ایک سال ہوا ہے۔ تقسیم کے بعد جن خطرناک مراحل سے ہمیں گزرنا پڑا اور جو غیر معمولی دقتیں پیدا ہو گئیں تھیں۔ ان کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو واقعی جو کچھ اب تک ہوا یہ نہ صرف غنیمت ہی ہے۔ بلکہ نہائت ہی قابل تعریف ہے۔ مسٹر فضل الرحمن نے جو تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔ وہ نہائت تسلی بخش اور اطمینان افزا ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان کا محکمہ صنعت و تجارت ملک کی صنعت کو ترقی دینے اور تجارت کو وسیع کرنے میں پوری جدوجہد کر رہا ہے۔

امن کی کلید

برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے لنڈن میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ بحر ہند اور مشرق وسطی میں ایک سوسائٹی تک پاکستان ہندوستان اور لنکا امن کی کلید ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ ان ممالک کے ساتھ ایسے تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔ کہ اگر ضرورت پڑے۔ تو ان ممالک سے اپنے دفاع کا کام لے سکے۔ برطانوی امریکن بلاک اور روس کے درمیان جو بداعتمادی بڑھ رہی ہے۔ اس سے یہ اندیشہ ہو گیا ہے۔ کہ اس کا انجام ایک اور جنگ عالمگیر پر ہوگا۔ اس لئے برطانیہ اپنے آپ کا جائزہ لے رہا ہے۔ اور ان تمام باتوں کی جانچ کر رہا ہے۔ جو آئندہ جنگ میں اس کے لئے کار آمد ہو سکتی ہیں۔ اور اس کے دفاع کے سلسلہ کی کڑی بن سکتی ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آئندہ جو بھی جنگ ہوگی۔ اس کا نہ صرف اثر ہی تمام دنیا کے ممالک پر پڑے گا۔ بلکہ یہ امر یقینی ہے۔ کہ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں رہے گا۔ جو براہ راست میدان جنگ نہیں بنے گا۔

گزشتہ جنگ عظیم کے بعد ان بڑی بڑی قوموں نے آج تک اپنا تمام وقت نئی جنگ کی تیاری میں صرف کیا ہے۔ اور وہ جنگی آلات جو گزشتہ جنگ میں محض ابتدائی حالت میں تھے۔ اب ان میں بہت زیادہ ترقی ہو چکی ہے۔ بلکہ ان آلات کے علاوہ اور بھی بہت سے آلات ہلاکت ایسے تیار ہو چکے ہیں۔ کہ جو عالمگیر ہلاکت پا سکتے ہیں۔ اس لئے آئندہ جنگ میں تمام دنیا ایک عظیم الشان میدان جنگ کی صورت میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور پاکستان اور ہندوستان جو آج بظاہر ان مخالف طاقتوں کی زد سے باہر معلوم ہوتے ہیں ممکن نہیں کہ وہ ان شعلوں سے اپنا دامن بچا سکیں اس لئے برطانیہ چاہتا ہے۔ کہ ان ممالک میں اپنا رسوخ مضبوط ترین کر لے۔ کیونکہ اگر یہ ممالک برطانوی امریکن بلاک کا ساتھ نہ دیں۔ تو بحر ہند اور ممالک وسطی میں اس بلاک کی طاقت صفر رہ جاتی ہے۔

ان ممالک کی پوزیشن کے لحاظ سے یہ بلاک ان کی اہمیت کو خوب سمجھتا ہے۔ اور اپنی دفاعی سکیم میں ان کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ ان تینوں ممالک کی برطانیہ میں آجکل بڑی آؤ بھگت ہو رہی ہے۔ بلکہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ہندو پاکستان کے باہمی تعلقات کو بھی بہتر بنایا جائے۔ تاکہ ان کی باہمی چپقلش امریکی برطانوی بلاک کی سکیم میں حارج نہ ہو۔ چنانچہ لنڈن میں کشمیر کے معاملہ پر لیاقت نہرو ملاقات کا بھی چرچا ہو رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ برطانیہ چاہتا ہے کہ ان دونوں ملکوں میں جو کشمکش ہے وہ ختم ہو جائے۔ یہ تمام باتیں محض خود غرضانہ نقطہ نظر سے ہیں۔ ورنہ عدل و انصاف کے صحیح جذبہ کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔

ایشیا میں اشتراکیت

مسٹر رے منڈ ایرن نے جو فرانسیسی اخبار "فگارو" کے نقاد خصوصی ہیں اپنے ایک تازہ مقالہ میں کہا ہے کہ اشتراکیت ان ممالک میں جو نئے نئے صنعتی دائرہ میں آئے ہیں بہت جلد جلد پھیل رہی ہے۔ اس لئے ایشیا میں اسے کامیابی کا بہترین موقعہ حاصل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بعض یورپی ممالک نے ایشیائی ممالک کو مدت سے اپنی غلامی کا جوا پہنا رکھا ہے۔ اور ان ممالک کی دولت کو صدیوں سے لوٹتے چلے آئے ہیں۔ اور اب تک لوٹتے چلے جاتے ہیں۔

گزشتہ دو عالمگیر جنگوں کی وجہ سے زمانے کے ساتھ ان ممالک میں بھی کسی قدر بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ بھی محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ وہ اپنے ملکوں کے مالک ہوتے ہوئے بھی اس کے مالک نہیں ہیں۔ بلکہ ہزاروں میلوں پر رہنے والے ڈچ فرانسیسی اور انگریز نہ صرف ان ملکوں ہی کے مالک ہیں۔ بلکہ ان ملکوں کے رہنے والوں کو ہمیشہ کے لئے پستی میں رکھنے پر مصر ہیں۔ اور اگر کوئی ملک آزاد ہونے کے لئے کشمکش کرتا ہے۔ تو یہ جابر حکومتیں ملکر ان کی جدوجہد کو ناکام بنا دیتی ہیں۔

ان ایشیائی ملکوں کی یہی مایوسی ہے۔ جو ان کو کشاں کشاں اشتراکیت کی طرف لے جا رہی ہے۔ اس لئے جب تک امریکی برطانوی بلاک ان ممالک کے متعلق اپنی پالیسی کو نئے حالات کے مطابق تبدیل نہیں کرتا۔ اور ان ممالک کو ایسی سطح پر آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جہاں وہ اپنے آپ کو آزاد اور اپنا اپنے ملک کا مالک سمجھنے لگیں۔ اور ان کو خوشحالی حاصل ہو۔ اس وقت تک وہ اس جمہوریت کی خوبیوں کے قائل نہیں ہو سکتے۔ جس کی حفاظت کے لئے امریکی برطانوی بلاک سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار ہے۔

ریاستوں میں اصلاح

مسٹر محمد محمود جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ نے بہاولپور کے دورے کے بعد پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ بہاولپور میں ذمہ دار حکومت کا قیام ضروری ہے آپ نے کہا ہے کہ ریاست کے باشندے اس معاملہ میں اب زیادہ تاخیر برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے پاکستان کی ریاستی وزارت اور حکمران بہاولپور سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ عوام کے اس مطالبہ کا احترام کریں۔ اور ریاست میں جلد از جلد ذمہ دار حکومت قائم کریں۔

یہ مطالبہ جائز ہی نہیں بلکہ زمانہ کے حالات کے پیش نظر نہائت ضروری ہے کہ پاکستان کی تمام ریاستوں میں ذمہ دار حکومتیں قائم کی جائیں۔ یہ ریاستیں اب ایک جمہوری ملک کا جزو ہیں۔ اور یہ امر نہائت غیر مستحسن ہے کہ ملک کے کچھ علاقے تو ترقی یافتہ ہوں۔ اور بعض دوسرے علاقے دقیانوسی طریقوں پر قائم رہیں۔ اس طرح ملک میں کبھی یکسانی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور ایسے علاقے جو زمانے کے ساتھ نہ چلیں تمام ملک پر ایک بار بن جاتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ پاکستان کی ریاستوں کی حکومتوں میں اصلاح کی جائے۔ اور ان کو ملک کا ایک فعال حصہ بنایا جائے۔

بہتر ہے کہ ریاستوں کے حکمران زمانے کی روش کے مطابق خود بخود اپنی اپنی ریاست میں ایسی اصلاحیں کر دیں۔ کہ جس سے عوام کو بھی ریاست کے کاروبار میں حصہ لینے کا موقعہ حاصل ہو۔ اور ریاست بھی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو۔ اور حکمران اور عوام میں کسی قسم کی خراش باقی نہ رہے۔ ریاستوں کی بہبودی و فلاح کے بھی وہی اصول ہیں۔ جو آزاد ممالک کی ترقی کے اصول ہیں۔ اس زمانہ میں کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک اس ملک کے رہنے والے اس کی بہبودی و فلاح کے لئے قربانیاں کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ ان کو اپنے ملک کی حکومت میں دلچسپی ہو۔

—.—.—.—.—

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ربوہ کی سرزمین پر دوبارہ تشریف آوری

وادیٔ غیر ذی زرع میں پانی کا فوارہ پھوٹ پڑا

فتبارک اللہ احسن الخالقین

از مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے

آج ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ جبکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ میں تشریف لائے۔ حضور کے ساتھ مکرم جناب ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مکرم جناب مولانا عبد الرحیم صاحب درد بھی تھے۔

حضور نے ربوہ میں رونق افروز ہوتے ہی خیمہ میں قیام فرمایا۔ وہ اپنی سادگی کی وجہ سے ممتاز رہے گا۔ اس خیمے میں صرف ایک دری اور ایک چادر بچھی ہوئی تھی۔ حضور نے تشریف لاتے ہی مختلف صیغہ جات کے انچارج صاحبان سے ان کے صیغہ کے امور کے بارے میں گفتگو شروع کی۔ ان کے کاغذات ملاحظہ فرمائے اور مسلسل دو گھنٹے تک اوورسیر صاحبان کو نقشہ اور تعمیر کے متعلق ضروری ہدایات دیتے رہے۔

جب کھانے کا وقت آیا۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور کھانا تیار ہے۔ حضور نے فرمایا کھانا تو ہم ساتھ لائے ہیں آپ نے کھانا کیوں تیار کروایا۔ جب کھانا پیش کیا گیا۔ تو حضور نے فرمایا وہ کھانا کہاں ہے۔ جو آپ دوسروں کو کھلاتے ہیں۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ کہ حضور لنگر کے پروگرام کے مطابق ایک وقت دال اور ایک وقت گوشت پکتا ہے۔ اور چونکہ صبح کے وقت دال ہوتی ہے۔ اس لئے میں دال حاضر کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے تنور کی چند روٹیاں اور ایک پلیٹ دال بھجوائی۔ میں انتظار کرتا رہا۔ جب تبرک آیا۔ تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ حضور نے صرف دال اور تنور کی روٹی تناول فرمائی۔ دوسرے کھانے کو بالکل استعمال نہیں فرمایا۔

کھانے کے بعد حضور خیمے والی مسجد میں تشریف لائے۔ اور نماز ظہر بغیر قصر کرنے کے پڑھائی (یہ مسجد اس مقام پر واقع ہے جہاں حضور نے افتتاح کے موقعہ پر نماز اور نفل ادا فرمائے تھے) نماز کے بعد حضور مسجد ہی میں بیٹھ گئے۔ اور مکرم قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی سے مکانات کی تعمیر کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے۔ ابھی حضور قاضی صاحب سے گفتگو فرما ہی رہے تھے۔ کہ مستری فضل حق صاحب جو گزشتہ بارہ دنوں سے نلکہ لگانے پر مقرر تھے۔ اور شب و روز مٹی کی کھدائی میں مصروف تھے بھاگے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ حضور کے یہاں تشریف لانے پر زمین سے پانی آگیا۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ ہمیں گزشتہ کئی روز سے پانی کی شدید تکلیف تھی۔ ایک جگہ ۷۵ فٹ تک مٹی کی کھدائی کی گئی۔ مگر پانی نہیں آیا تھا۔ مستری صاحبان نے تنگ آکر دوسری جگہ کھدائی شروع کر دی مگر اتفاق کی بات ہے کہ دوسری جگہ بھی تقریباً ۴۰ فٹ جاکر نلکہ کی ٹیوب بُری طرح مٹی میں پھنس گئی۔ اور حالت یہ ہو گئی۔ کہ نہ تو وہ ٹیوب مٹی کے اندر جاتی تھی۔ اور نہ ہی بآسانی باہر آسکتی تھی۔ چنانچہ مستری صاحبان نے صرف یہ دیکھنے کے لئے کہ ٹیوب کو کیا ہو گیا ہے ایک تیسرا گڑھا کھودنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن جس وقت حضور کے قدم اس زمین پر داخل ہوئے۔ مستری فضل حق صاحب کا بیان ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے نلکہ کی نال کو کوئی [illegible] خود بخود پانی کے قریب لے جا رہی ہے۔ چنانچہ جب حاضرین نے مستری صاحب کے یہ کلمات سنے کہ حضور پانی آگیا۔ تو بے اختیار الحمد للہ زبان پر جاری ہو گیا۔ حضور اس کے بعد دیر تک مستری صاحب سے گفتگو فرماتے رہے۔ اور ہر رنگ میں ان کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

پھر عصر کی نماز ہوئی۔ اور اس کے بعد پھر صیغہ جات انچارج صاحبان سے کاغذات نقشہ جات اور تعمیر کے مختلف امور کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ مغرب کی نماز کا وقت آگیا۔ حضور نے نماز پڑھائی تمام دوستوں کو مصافحہ کا شرف بخشا اور واپس لاہور تشریف لے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو

فرمایا "اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ و بکا سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا۔ جن کا اس نے ارادہ کیا ہے۔ یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے۔ تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی۔ سو نیکی کرو اور رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں خیزاں اس کے رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہنچاؤ۔ اگر یہ بھی نہیں تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کے راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں۔ اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقوے کی راہ پر قدم مارو۔ کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ کینوں اور بخلوں اور بد زبانیوں سے پرہیز کرو۔ اور قبل اسکے کہ وہ وقت آئے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔" (الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں لائبریری کا قیام

موجودہ دور میں اردو زبان کو جو اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔ اس کے پیش نظر اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں یہ تحریک کی گئی ہے۔ کہ وہ یونیورسٹی کے اردو اور فارسی کے امتحانات میں شامل ہونے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ مگر مناسب تعداد میں ضروری کتب کے مہیا نہ ہونے سے دقت پیدا ہو رہی ہے۔ اپنے سکول کی لائبریری کی قیمتی کتب کے قادیان میں رہ جانے اور نئی کتب کے خریدنے کے لئے فنڈ کی کمی کے باعث احباب کی خدمت میں مجبوراً یہ گزارش کرنا پڑی ہے۔ کہ جن احباب کے پاس اردو اور فارسی کے جملہ امتحانات کی کتب فارغ پڑی ہوں یا آسانی سے مہیا کر سکتے ہوں۔ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی لائبریری میں جمع کرانے کے لئے ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں بھجوا کر صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔ سکول کے اساتذہ امتحانات کے ذریعے اپنی قابلیت بڑھا کر بہر حال طلباء کی قابلیت میں اضافہ کا باعث ہوں گے۔ کیونکہ ایک قابل استاد ہی قابل شاگرد پیدا کر سکتا ہے۔

نیز جو احباب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تصنیف شدہ کتب ہمارے سکول کی لائبریری میں جمع فرمانا چاہیں۔ وہ بھی اس کار خیر میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سکول لائبریری میں سلسلہ کی کتب کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اور موجودہ نازک حالات میں بعض کتب کی نایابی اور نئی کتب خریدنے کی قطعاً کوئی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے یہ تحریک کی جا رہی ہے۔

سکول کے اولڈ بوائز یعنی اس سکول سے فارغ التحصیل احباب کو خصوصاً اور دیگر مخیر احباب اور علم دوست صاحبان کو عموماً اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ آپ کو توفیق بخشے آمین

انچارج اردو فیکلٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

ولادت

شیخ اشتیاق علی صاحب غلہ منڈی جڑانوالہ کے ہاں بارہ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرزند عنایت فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو باعمر نیک اور خادم دین بنائے۔ شیخ صاحب موصوف نے پانچ روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ۔ مینیجر الفضل

درخواست ہائے دعا

(۱) خانصاحب برکت علی خان صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی صحت تا حال درست نہیں ہوئی۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) ماسٹر عبد القیوم صاحب [illegible]

عبادت کیا ہے؟

(از خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب آف بمبئی حال درویش قادیان)

مختصر جواب تو یہ ہے معبود و معشوق حقیقی کے حضور تذلل انکسار اور محبت و ایثار اس پر طبعاً دو سوال پیدا ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ کیوں کیا جائے؟ دوم ضروری اور مفید ہے تو کس طرح کیا جائے؟

سوال اول کا جواب تو یہ ہے کہ اس ذات پاک و بے نیاز کے ہم پر اور ہمارے آباء پر خالقیت۔ ربوبیت اور مالکیت ہی کے احسانات نہیں بلکہ دیگر لاتعداد بھی ہیں۔ اور رحیمیت وغیرہ کے انعامات ان کے علاوہ۔ کیا انسان ناتوان ان کا شکریہ ادا کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! تو کیا غیور اور عقل سلیم رکھنے والا ایسی واحد یگانہ ہستی کی والہانہ محبت و عشق میں اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے مجبور پائے گا یا نہیں؟ یقیناً۔ مگر مجبور و بے بس اور حقیر و ناچیز کی کیا مقدرت جو قادر دلم یزل اور وراء الورا ہستی تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے لہٰذا لازم ہے کہ تذلل و انکسار کے ساتھ آستانہ الوہیت پر گر کر اُسی سے صراط مستقیم کا طلبگار اور اس پر گامزن ہونے کی توفیق ملنے کا خواہاں ہو جس پر چل کر مراد حاصل ہو جائے اور حضوری و بے حجابانہ دیدار کے واسطے رضی اللہ کا سرٹیفکیٹ عطا ہو۔

اس سرٹیفکیٹ کا ملنا کس قدر عزم بالجزم اور جانفشانی و جانکاہی چاہتا ہے۔ اس کا اندازہ فرمان ایزدی قل ان کان اٰباؤکم ..... الفٰسقین (پ ۱۰ ع ۹) سے لگایا جا سکتا ہے فرماتا ہے۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اعلان کر دے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے اپنے بیٹوں بھائیوں۔ بیویوں عزیز و اقارب اموال تجارت اور گھروں وغیرہ سے بڑھ کر محبت نہیں کرتے۔ ان کو ہرگز ہدایت نہیں مل سکتی۔ بلکہ ان کو عذاب الٰہی میں مبتلا کیا جائیگا کیونکہ ان کا ایسا نہ کرنا اپنے آپ کو فاسق بناتا ہے۔

ہمارا پیارا مالک و خالق کیسا قدردان اور مہربان ہے کہ اپنے عاشق صادق کامل وفادار سچے جانثار اور یکتا اطاعت گذار کو کس قدر نوازا کہ اپنی محبت و عشق میں سرشار ہونے کے ساتھ اس کو بھی شامل کر لیا۔ اور لازمی قرار دے دیا۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد۔

آیت کریمہ جہاں ناشکر گذاروں کے انجام سے آگاہ کرتی ہے۔ وہاں ایک غیرت مند شکر گذار کے اندر وہ امید پیدا کرتی ہے۔ جو اس کا قدم کسی حالت میں بھی ڈگمگانے نہیں دیتی اور ع تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں کا ورد زبان رکھتے ہوئے تیز تر سے تیز تر اور آگے ہی آگے بڑھاتی چلی جاتی ہے۔

گو مذکورہ بالا مختصر بیان میں دوسرے سوال کا جواب بھی آ گیا ہے۔ مگر شکر گذاری۔ صراطِ مستقیم اور فائدہ کی تشریح کی ضرورت باقی ہے سو جاننا چاہیئے۔ شکر گذاری۔ محسن کی خدمت اور اطاعت سے بجالائی جا سکتی ہے۔ ہستی باری تعالےٰ کی اطاعت اس کی صفات اپنے اندر پیدا کرنا۔ اور اس کی مخلوق کا ان صفات کے ذریعہ بھلا کرنا اس کی خدمت ہے۔ صفات الٰہی کو سمجھنے اور ان سے متصف ہونے کا آسان ترین طریقہ صراط مستقیم ہے۔ اور اس کا علم اسی کے بتانے سے ہو سکتا ہے۔

انسانی امیدوں آرزوؤں اور خواہشات کا اگر کہیں خاتمہ ہو سکتا ہے تو وہ وصال الٰہی پر ہی ہو سکتا ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں انکا بر آنا یا پورا ہونا کہہ سکتے ہیں۔ یہ ایسی حقیقت ہے۔ کہ کور باطنوں کے سوا اس سے کون انکار کر سکتا ہے؟ تعلق باللہ والوں کے سوا کسی اور کے پاس اس کا ملنا محال اور تلاش عبث ہے۔ جو ثبوت ہے اس بات کا کہ اطمینانِ قلب اُسی پاک ذات ہی سے تعلق قائم کرنے میں ہے جو فوائد کا منبع و مخزن اور سرچشمہ ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

اس جگہ ان کوتاہ فہموں یا کور باطنوں کے اس وسوسہ کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ جو کہتے ہیں کہ خدا کو ہمارے رب رحیم وغیرہ کہنے سے کیا فائدہ؟ یا نہ کہنے سے کیا نقصان؟ اس احمقانہ سوال کا بودا پن اس امر پر تدبر کرنے سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے کہ محسن کی شکر گذاری میں اس کا فائدہ پیش نظر ہوتا ہے یا شکر کرنے والے کا؟ اس وسوسہ کا کہ کیا وہ ہماری شکر گذاری کا محتاج ہے؟ یہ جواب ہے کہ شکر منعم کی احتیاج کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ منعم علیہ کی غیرت کا تقاضا ہے۔ نیز مزید انعامات کے حصول کیلئے ایک محبت بھری عرضداشت ہے جس کے ساتھ اپنی بے بسی و بے کسی کا اقرار بھی شامل ہوتا ہے۔

تشریح بالا سے یہ سمجھنا اب بالکل آسان ہو جاتا ہے کہ آقائے نامدار سردار دو جہاں سرور انبیاء پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارک کو مشعلِ راہ بنا کر اس پر مرتے دم تک عمل پیرا رہنا گویا ایک صراط مستقیم ہے۔ جس پر چل کر انسان اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔ جو عین منشاء الٰہی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے قل یٰعبادی الذین..... انہ ھو الغفور الرحیم (پ ۲۴ ع ۳) کہ اے ہمارے عاشق جو جذبۂ عشق میں انتہائی منزل طے کر لینے کے باعث اب معشوقیت کے مقام پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ ان کو کہہ دے کہ ~~اے میرے بندو~~ جو اپنی جانوں پر ظلم کر چکے ہو۔ رحمت الٰہی سے مایوس مت ہو۔ کیونکہ وہ الغفور۔ گناہوں کو ڈھانکنے اور نیکیوں کی توفیق بخشنے والا ہی نہیں بلکہ الرحیم بھی ہے یعنی سچی محنت کو بار آور کرنے والا۔ میری محنت کا ایسا نوازا جانا کہ میری پیروی اور کامل اطاعت ہی اب اس کی رضا کا موجب ہے۔ اس کا بین ثبوت ہے اور رحم کے تقاضا کی زبردست دلیل۔ کیونکہ اس کی رضا کے حاصل کرنے کے ذرائع جن کا معلوم کرنا مشکل امر تھا میری اتباع جس کا علم آسانی سے ہو سکتا ہے سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔

اب انسان کو اپنی زندگی کا مقصد جو آیت شریفہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (پ ۲۷ ع ۲) میں بیان کیا گیا ہے۔ سمجھنا بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ یعنی جن و انس کے پیدا کرنے سے ہمارا واحد مقصد ان کا عباد بنانا ہی ہے۔ یعنی مجھے پہچان کر میرے عشق و محبت میں اس طرح گداز ہوں کہ میری مرضی ان کی مرضی اور ان کی مرضی میری مرضی ہو جاوے۔ گویا جس سانچہ میں ہم ڈھالنا چاہیں وہی میں ڈھل سکیں۔ یہ ہے حقیقی عبادت۔ جس کی مشق کرانے کے واسطے نماز رکھی گئی ہے۔ تفصیل کے واسطے ملاحظہ ہو الفضل نمبر ۹۵ مؤرخہ ۲۴ ۴ ۴۹ء

نماز کیا ہے؟

ظاہری نماز جس کو بعینہٖ ایسا سمجھنا چاہیے جیسے ایک کو دنے پھدکنے والے بچہ کی یہ عادات چھڑوانے کے لئے پہلے پہل اس کو کسی دوست یا پڑوسی کے ہاں بھیجا جاتا ہے۔ تا کہ اس کو ایک جگہ بیٹھنے کی عادت ہو جانے پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے سکول میں داخل کرایا جا سکے۔ اس میں بھی ہمارے رحیم و کریم اور علیم و خبیر مالک حقیقی نے ایسی باتیں رکھی ہیں جو سعید الفطرت میں ایک کشش اور جوش و ولولہ پیدا کر کے جذبۂ عشق میں مخمور کر سکیں۔ یہاں صرف شروع اور اخیر کی دو باتوں کا ذکر کر دیتا ہوں۔ پوری تشریح کے واسطے مذکورہ الفضل دیکھا جائے

نماز کی نیت۔ حضرت ابو الانبیاء ابراھیم علیہ السلام کے پیارے اور اخلاص بھرے کلمات جو انی وجھت (پ ۷ ع ۱۵) کی آیت مبارکہ میں بیان ہوئے۔ کہ گویا جدی کے اندر یہ امید پیدا کی گئی ہے کہ مخلصانہ محنت سے نوازے جانے کا اندازہ حضرت ابراھیم علیہ السلام پر فضل و کرم اور انعام و اکرام سے لگا کر شروع کرو تا کہ پوری توجہ سے ویسی ہی محنت کر سکو جس کے ضائع ہونے کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔ آگے اس میں کامیابی حاصل کرنے کے طریق بتا کر آخر میں نمازی سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ کی گواہی دلواتا ہے یعنی ایسی ہستی جو ان صفات کی مالک ہو جو میری درخواست میں بیان ہوئیں اس کے سوا کوئی سچا معبود و معشوق نہیں ہو سکتا۔ اور کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کامل۔ یکتا اور پورے عبد یا ایسے عاشق صادق بنے کہ معشوق ہونے کا فخر حاصل کر لیا اور اب ان کا عاشق بننا ہی زندگی کے مقصد کو پالینا ہے۔ گویا آپ کا عشق۔ عشق خداوندی ہی ہے۔ ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم پر الٰہی نظروں کی ایسی بارش اگر کسی شقی کا دل نہ پسیجے تو اور بات ہے ورنہ فطرت صحیحہ ہو تو بے اختیار دل اُٹھے گی ؎

محمد محمد پکارا کروں میں
یونہی عمر اپنی گذارا کروں میں

تا اس عاشق صادق اور اب معشوق کے عشق کے آئینہ میں معشوق حقیقی کا چہرہ دیکھ لیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد۔

اب یہ بتانے کے بعد کہ میرے اس مضمون کا ماخذ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب آئینہ کمالات اسلام حقیقۃ الوحی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی چشمۂ معرفت اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر ہیں حقیقۃ الوحی کا ایک اقتباس اور ایک براہین احمدیہ پنجم کا اہل ذوق کے لطف اندوز ہونے کے واسطے لکھ کر مضمون ہذا کو ختم کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم کو اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

"انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر پرستش کیا بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے"

"تمام برکتیں اخلاص میں ہیں اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں۔ اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں ہے۔ یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے" اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود

ایک نہایت ضروری یاد دہانی

(از مکرم عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ)

ہر وقت یہ خیال دل پر مستولی ہو رہا ہے کہ روزانہ نمازوں میں قریباً پونے دو سو مرتبہ جو الفاظ اللہ اکبر! زبان سے کہہ کر ہر نماز پڑھنے والا دل سے اقرار کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی عظمت وجبروت پر اس کو عین الیقین ہے مگر اس زبانی اقرار کا جو روزانہ خدا تعالےٰ کے حضور میں کیا جاتا ہے۔ اگر عملی حالت پر نمایاں اثر نہ ہو تو اس کے یقینی طور پر یہ معنے ہوں گے کہ نمازیں حقیقی معنوں میں ادا نہیں ہوئیں۔ بلکہ دوسرے الفاظ میں یہ کہنا چاہیئے کہ ہم نے رب العزت کے روبرو ۱۷۵ مرتبہ روزانہ جھوٹ بولا۔ ایسی رسمی نمازیں بجائے کسی فائدہ کے نماز پڑھنے والے کو دوزخ میں لے جانے کا باعث ہوں گی۔ اس لئے اس یقین سے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کے نظام جسمانی و نظام روحانی کو عبث عود بے بیہودہ نہیں کیا۔ اور کائنات عالم پر گہری نظر سے غور کر کے اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جبروت کے آگے ایسے طور پر کہ گویا اللہ تعالےٰ نظر آ رہا ہے۔ ہراساں و لرزاں ہو کر لمحات زندگی گذارنے لازم ہیں۔ کہ جس طرح شیر ببر کے سامنے کھڑی ہونے والی بکری پر خوف و ہراس طاری ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مارے خوف کے مردوں کی طرح سے بے حس کھڑی رہتی ہے۔ اور پھر دنیا کے موجودہ آخری ایام میں جن کے متعلق قرآن کریم میں اور گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی طرف سے پیشگوئیوں کے ذریعہ اس تاریک زمانہ کی خبر دی جا چکی ہے۔ جیسا کہ زمانہ حال کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

"خاکسار بے ایمانی کی ہوا جو ہر طرف سے چل رہی ہے۔ جس نے خدا کی طرف کو بے عزت کر دیا ہے۔ وہ اکثر دلوں پر زہریلا اثر دکھاتی ہے۔ آخر کار انسان ان میں سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور خدا سے جدا ہو جاتا ہے۔ لیکن مومن کے لئے عہد شکنی سے مرنا بہتر ہے۔ مومن کا خدا کے ساتھ ایمانی عہد ہوتا ہے۔ اور جب خدا تعالےٰ کو چھوڑ دیا تو وہ عہد قائم نہیں رہتا" (اقتباس از گرامی نامہ بنام سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراسی رضی اللہ عنہ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۵۵ء)

اور پھر اس وقت مادیت کے انتہائی غلبہ کی وجہ سے ہمارے سامنے ایسی کٹھن مہم درپیش ہے جس کو نہایت خطرناک اور طاقتور دشمن کے ساتھ جنگ کرنے سے تشبیہہ دی جانی عین بجا ہے۔ اور جو ایسی غیر معمولی اور دشوار تر ہے جس کے متعلق گذشتہ انبیاء علیہم السلام سینکڑوں سال پیشتر اپنی روحانی آنکھ سے یہ تمام منظر خطرناک دیکھ کر اس آخری زمانہ کے لوگوں کے واسطے بارگاہ الٰہی میں اس مقابلۂ عظیم میں کامیاب ہونے کی دعائیں فرما چکے ہیں۔ جس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل منظوم کلام سے ہویدا ہے۔

(۱) ہر طرف پڑھ رہے ہیں دین احمدیہ تبر
کیا نہیں تم دیکھتے قوموں کو اور ان کے وہ وار
(۲) کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھ سے قوموں کے آج
اک تنزل میں پڑا اسلام کا عالی منار
(۳) جنگ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کی
دل گھٹا جاتا ہے یارب سخت ہے یہ کارزار
(۴) ہر نبی وقت نے اس جنگ کی دی تھی خبر
کر گئے ہیں وہ دعائیں با دو چشم اشکبار
(۵) اے خدا شیطان پر مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بیشمار
(۶) جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار
(۷) دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوج ملائک کو اتار
(۸) لیٹنے راحت کہاں ان فکر کے ایام میں
غم سے ہر دم ہو رہا ہے بد تر از شب ہا تار
(۹) لشکر شیطاں کے نرغہ میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار
(۱۰) نسل انساں سے مدد اب مانگنا بیکار ہے
اب ہماری ہے تیری درگاہ میں یارب پکار

لہٰذا ان حالات کے پیش نظر ہم کو جس طرح میدان جنگ میں لڑنے والا سپاہی دشمن کی ہر حرکت ونقل کا خیال کر کے اپنے بچاؤ کی پوری تدبیر اختیار کرتا ہے۔ اور فریق مقابل پر پورے زور سے مدافعانہ حملے کر کے جنگ میں فتح حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اسی طرح ہمیں ہر آن اس امر کو نصب العین بنانا چاہیئے کہ ہمارے اقوال و افعال میں خفیہ طور پر فریق مخالف اثر نہ ڈال سکے۔ بلکہ چوکس پاسبان کی طرح ایسے خیالات کو جو اللہ تعالےٰ سے دوری کا باعث ہوں اپنے قریب نہ آنے دے۔ کیونکہ اپنے آپ پر کڑی نگرانی کا یہ وقت ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اک سیل چل رہا ہے گناہوں کا زور سے سنتے نہیں ہیں کچھ بھی معاصی کے شور سے"

اے خدا تیری بارگاہ عالی میں عاجزانہ دعا ہے کہ ہم کو اپنے فضل و کرم سے اس آخری مقابلہ داعی الی الخیر و داعی الی الشر میں کامیاب ہونے کی توفیق بخش۔ آمین

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ افریقہ)

بندہ نے ۱۹۲۱ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب سے اس وقت سے ہی بندہ کی واقفیت تھی۔ آپ اس وقت طالب علموں کو ملتے اور سب کو کہتے کہ اسلام کی تائید میں ریویو آف ریلیجنز کے لئے مضامین لکھا کرو۔ مجھ کو بھی ایک دن کہنے لگے۔ میں نے اپنی سمجھ اور لیاقت کے مطابق ایک مضمون صداقت اسلام پر لکھا۔ آپ کو لا کر دکھلایا آپ نے پڑھا اور غلطیاں درست کر دیں۔ آپ کو بہت شوق ہوتا تھا کہ جماعت کے نوجوان زیادہ سے زیادہ مضمون لکھیں تاکہ ان کو دین کی واقفیت شوق اور مضمون لکھنے کی مشق ہو۔

آپ کم گو۔ نہایت سادہ۔ تہجد گذار۔ اسلام کے پہلوان۔ ہر ایک کے خیر خواہ۔ مہمان نواز مسکین نواز حقیقی عاشق۔ خدا اور رسول و خاندان نبوت عالم بے بدل باعمل مجتہد اور فرشتہ تھے۔

میں جب رخصتوں پر قادیان جاتا تو کوشش کرتا کہ پہلے میں سلام کروں۔ آپ دور سے ہی آتے دیکھ کر السلام علیکم کہنے میں ہمیشہ ہی سبقت لے جاتے۔ پھر دعا کے لئے عرض کرتا۔ آپ گھر کے حالات دریافت کرتے اور خوش ہوتے ہر رمضان میں جب خطبہ جمعہ پڑھنے کا موقع ملتا ہمیشہ حاضرین کو یہ نصیحت کرتے کہ سب لوگ رمضان کے مبارک مہینہ میں ہر سال کوئی نہ کوئی گناہ یا کمزوری چھوڑنے کا عہد کریں۔ آپ کے بعض خطبات الفضل میں شائع شدہ ہیں۔ خیر الکلام ما قل ودل کا مصداق ہیں۔ آپ ہمیشہ مختصر خطبہ مختصر نماز کرواتے۔ کسی نماز جنازہ میں شامل ہونا یا جنازہ کے ساتھ جانا بہت ضروری خیال کرتے اور جاتے۔

۱۹۲۲ء میں میں نے اپنے عیال کو قادیان اپنے مکان نزد نور ہسپتال میں رکھنا شروع کیا اور خود سرکاری ملازمت پر شیخوپورہ چلا گیا۔ ہر دوسرے تیسرے مہینے رخصت لے کر آ جاتا۔ ۱۹۲۳ء میں زندگی وقف کر دی۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم ترجمہ قرآن کریم کا کام کیا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے بھی عرض کی کہ حضور کوئی خدمت میرے سپرد فرمائیں۔ فرمانے لگے کل سے صبح دار الحمد کوٹھی آیا کرو۔ میں حیران تھا کہ ترجمہ کا ایسا مقدس مشکل کام اور میں ایسا نالائق وہاں کیا کروں گا۔ خیر حاضر ہو گیا آپ دور سے ہی دیکھ کر السلام علیکم اور خوش ہو کر کہنے لگے کہ آپ آ گئے۔ اچھا اب ہر روز آیا کرو۔ آپ مجھ سے کئی قسم کے کام کرواتے رہے مثلاً چھپنے والی کاپیوں کا پرانی کاپیوں سے مقابلہ۔ کبھی کاتب کی کوئی شکایت زیر زبر بھی رہ گئی ہو تو میں آپ کو بتلاتا۔ آپ بہت خوش ہوتے۔ جزاک اللہ کہتے دعائیں کرتے اور بار بار کہتے کہ دیکھو اگر یہ معمولی سی غلطی شائع ہو جاتی تو ہمارے ترجمہ پر حرف آتا۔ حضور اور کیا کہتے۔ آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں وغیرہ۔ میں اور زیادہ غور سے دیکھتا۔ پڑتال کرتا۔ کبھی صفحے غلط لگے ہوتے وہ درست کرواتا۔ کبھی ان کے حکم سے عربی عبارت آیات لکھتا۔ کبھی لغت دیکھتا فائل درست کرتا۔ نماز کا وقت ہوتا تو بتلاتا میری ڈیوٹی تھا۔

بعض دفعہ رات کو بھی آپ کے ساتھ کام کرتا۔ آپ جب کام شروع کرتے پہلے بسم اللہ پڑھتے وضو کرتے۔ کبھی نفل ادا کرتے۔ ہاتھ بکار و دل بیار تھے۔ زبان اور دل یاد الٰہی میں مشغول رہتا۔ نمازیں مسجد مبارک میں جا کر باجماعت ادا کرتے۔ خاندان نبوت کے کل افراد کی بہت ہی دلی عزت کرتے۔ جو نماز علیحدہ ادا کرتے بہت ہی آہستہ آہستہ لمبی۔ منہ سے آواز نکلتی بار بار اھدنا الصراط المستقیم کہتے۔ نماز میں خاص محویت کا عالم ہوتا۔ نماز عشاء کے بعد بعض دفعہ کافی رات تک مسجد میں ہی وقت گذارتے بیش بہا خدمت قرآن تفسیر القرآن جو آجکل ہی یہاں پہنچا ہے لوگ چند صفحے پڑھ کر ہی اقرار کرتے اور خود بخود کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ ترجمہ تو باقی سب ترجموں سے سو درجے عمدہ اور اعلیٰ اور افضل و مفید ہے۔ آپ کی یہ قیامت تک یادگار رہے گا۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو بھی ایسی خدمت اسلام کرنے کی توفیق بخشے

جماعت کے اکثر دوستوں کو آپ سے ملنے اور دعا کرانے کا موقع ملا ہو گا۔ اور وہ میری تصدیق کریں گے۔ آپ بے شک خلقہ القرآن کا نمونہ تھے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کی رو سے چند سطور لکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

مصر اور برطانیہ کے تعلقات

لندن ۱۶ راکتوبر۔ مصر کے سابق سفیر مقیم امریکہ آجکل کاروباری دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ لندن میں سیاسی حلقوں کے کے ساتھ گفت وشنید کرنے کے بعد انہیں حالات بہت ہی زیادہ امید افزاء معلوم ہوتے ہیں مصر اور برطانیہ کے تعلقات بہتر ہو جائینگے اور عربوں کے مسئلہ پر برطانیہ کا نظریہ معقول ہوگا ان کا خیال ہے کہ کیونکہ برطانیہ اور امریکہ نے سلامتی کونسل کے انتخاب میں مصر کی مدد کی ہے اسلئے باقی معاملات میں بھی سمجھوتہ ہو جائیگا (اسٹار)

لبنان میں مہاجرین بورڈ کا قیام

بیروت ۱۶ راکتوبر۔ لبنان کی کابینہ نے موسم سرما کے پیش نظر عرب مہاجرین کے مسئلہ پر غور کیا اقوام متحدہ کے افسر رابطہ اسمعیل محمد بے نے وزیر اعظم سے ملاقات کی یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مہاجرین کی امداد کیلئے شام میں ایک مرکزی بورڈ قائم کیا جائے اس بورڈ کا سب سے پہلا کام کثیر تعداد میں خیموں اور اناج کی تقسیم ہوگا (اسٹار)

مصری سفیر مقیم کابل نے اپنے عہدہ کا چارج دیدیا

کراچی ۱۷ راکتوبر۔ کابل میں مصر کے عارضی سفیر ایم میبر سے پچھلے ہفتے کراچی آئے تھے انہوں نے اپنے عہدے کا چارج دیدیا ہے کل وہ سمندری راستے کے ذریعہ اپنے ملک روانہ ہوگئے (اسٹار)

بغاوت کی کامیاب تنظیم نہ کرسکنے پر موقوفی

ایتھنز۔ ۱۶ راکتوبر۔ دارالحکومت میں کامیاب طریقے سے بغاوت کی تنظیم نہ کر سکنے کے جرم میں ایتھنز کی اشتراکی پارٹی کی کمیٹی کو موقوف کر دیا گیا ہے اس کا اعلان کرتے ہوئے باغی مارکس کے ریڈیو نے اعلان کیا گیا ہے اس کمیٹی کی جگہ نئی کمیٹی کا تقرر کر دیا گیا ہے یہ کمیٹی یونان کی عام حالت کے پیش نظر بغاوت کے لئے لوگوں کو آمادہ کرنے میں کامیاب ہوگی (اسٹار)

ترکی کے سفیر مقیم پاکستان کی استنبول کو روانگی

کراچی ۱۶ راکتوبر۔ ترکی کے سفیر مقیم پاکستان یحییٰ کمال البیتی کل کراچی سے رخصت پر روانہ ہوئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دو ماہ کے بعد کراچی واپس آئینگے۔ روانگی سے قبل انہوں نے اسٹار کے نامہ نگار کو تبلایا میں پاکستان سے بہت محبت رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں پاکستان واپس آؤں گا (اسٹار)

سنگاپور میں انڈونیشیا کے جعلی نوٹ

آمسٹرڈم ۱۶ راکتوبر۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ سنگاپور سے انڈونیشیا کی ریپبلک کے جعلی نوٹ کثیر تعداد میں برآمد کئے گئے ہیں یہ نوٹ غیر قانونی طور پر انڈونیشیا پہنچائے جا رہے تھے (اسٹار)

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

میاں خان۔ لال خان و احمد خان پسران نور دین جٹ سکنہ ڈھوڈہ تحصیل گجرات

بنام

میلا رام۔ ملک راج۔ اندر داس و لال چند پسران دیویدتہ کھتری سکنہ لکھن وال۔ حال مشرقی پنجاب؛

فک الرہن

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی کو بذریعہ اشتہار اخبار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو تو مورخہ 16 11/48 کو اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہذا ہوکر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ 6 10/48

دستخط حاکم مہر عدالت ہذا

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

خوشی محمد ولد فتح علی قوم گوجر سکنہ کھاریاں

بنام

گوپال سنگھ ولد سوہن سنگھ قوم اروڑہ سکنہ دِتّو۔ تحصیل کھاریاں

فک الرہن اراضی واقعہ کھاریاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مورخہ 5 12/48 کو اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہذا ہو کر اگر کوئی عذر فک الرہن ہو۔ تو پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی 6 10/48

دستخط حاکم مہر عدالت ہذا

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

ماہلا۔ رمضان و سلطان پسران ساون قوم مصلی سکنہ سنت پورہ

بنام

امر سنگھ۔ سُنار سنگھ و سہر سنگھ و سرن سنگھ پسران جواہر سنگھ اروڑہ سکنہ موضع سنت پورہ

فک الرہن اراضی تعدادی ۴ کنال

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہے اسلئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اُسے فک الرہن میں کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ 29 11/48 کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

دستخط حاکم مہر عدالت ہذا

اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا غضب کیوں ہوا؟

دنیا کی تمام مذاہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب لوگوں کے دلوں سے خدا تعالیٰ کا خوف جاتا رہتا ہے اور وہ دن رات فسق وفجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو خدا تعالےٰ پھر اُن کو راہِ راست پر لانے کے لئے ایک ربانی نذیر مبعوث فرماتا ہے مگر اکثر لوگ اسکی تکذیب کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے اور مختلف اقسام کے عذاب نازل فرماتا ہے وہی حال اس زمانہ میں ہو رہا ہے اسکے متعلق اُردو انگریزی لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

فتح محمد و رحیم داد پسران قدر داد گوجر سکنہ ڈنگہ۔ تحصیل کھاریاں

بنام

ٹھاکر داس ولد دونی چند قوم کھتری سکنہ ڈنگہ

فک الرہن موازی ۳/۴ کنال رقبہ موضع ڈنگہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی کو بذریعہ اشتہار اخبار اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو مورخہ 29 11/48 کو اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہذا آکر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

6 10/48

دستخط حاکم مہر عدالت ہذا

سیام کے تجارتی مشن کی برطانیہ میں متوقع آمد

لندن ۱۶ راکتوبر معلوم ہوا ہے کہ سیام کا ایک تجارتی وفد غالباً برطانیہ آئیگا۔ اور ریل گاڑی کے ڈبوں اور دیگر سامان کی خرید کے متعلق مذاکرات کریگا۔ سیام برطانیہ سے ۵۰ لاکھ پونڈ کی مالیت کا ریل کا سامان خریدنا چاہتا ہے۔

جس برطانوی کمپنی کے ساتھ سیام کے حکام نے پہلے بات چیت کی تھی اس کو معلوم ہوا ہے کہ سیام کی حکومت ۵۰ ریلوے انجن ۵۰۰ مسافر گاڑیوں کے ڈبے ۸۰۰ سامان پہنچانے والی گاڑیاں خریدنا چاہتی ہے ان کے علاوہ دیگر ریل کا ضروری سامان بھی خریدنا چاہتی ہے سیام کے پاس کافی مقدار میں اسٹرلنگ موجود ہے حکومت کے نئے آبادکاری کے پروگرام میں سب سے پہلی چیز ریل گاڑیوں کو موجودہ دور کے مطابق تیار کرنا ہے اگر سیام اشتراکیوں کے اقدامات کی مدافعت کرنا چاہتا ہے تو اس قسم کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے اور وہ اسطرح اشتراکی خطرے کو جنوب مشرقی ایشیا میں ترقی کرنے سے روک سکتا ہے۔ (اسٹار)

مونگ ماش اور مسور کی قیمتوں سے کنٹرول اٹھا لیا جائے گا

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ مونگ، ماش اور مسور کی قیمتوں پر سے فی الفور کنٹرول اٹھا لیا جائے۔ دوبارہ کنٹرول کر لینے کی اطلاع درست نہیں۔ چھتی صوبوں کے درمیان نقل و حرکت پر سے پابندیاں اٹھانے کے سوال پر ابھی غور کیا جا رہا ہے۔

سردار عبد الحمید دستی ملتان ڈویژن کے دورہ پر

لاہور ۱۶ اکتوبر: سردار عبد الحمید دستی وزیر صحت مغربی پنجاب ملتان ڈویژن کے پنج روزہ دورے پر لاہور سے ۱۸ اکتوبر کو روانہ ہوں گے۔ ۱۸ اکتوبر کو آپ بورے والا۔ ۱۹ کو ملتان۔ ۲۰ کو کبیر والہ اور ۲۱ اکتوبر کو خانیوال کے مقام پر بھی تقاریر کریں گے۔ آپ دہنی وال کے راستے ۲۲ اکتوبر کو لاہور واپس پہنچ جائیں گے۔

جموں و کشمیر مسلم کانفرنس میں ہرگز کوئی تفرقہ بازی نہیں ہے

ففتھ کالموں کی سرکوبی کے لئے حکومت پاکستان سے اپیل

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ سیالکوٹ میں کل ہمارے نامہ نگار خصوصی کو انٹرویو دیتے ہوئے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس نے کہا۔ جو لوگ جموں و کشمیر کے مہاجرین میں پارٹی بازی کی افواہیں اڑا رہے ہیں۔ وہ راستی پر نہیں، ان کا تعلق دشمن سے ہے۔ اور وہ ہم میں اس قسم کی طرح ڈالنے کی کوشش میں ہیں۔ ان چند ففتھ کالموں کا براہ راست تعلق شیخ عبد اللہ کی وزارت کے رکن کرنل پیر محمد سے ہے جن کی اسلام دشمنی کا عالم یہ ہے۔ کہ بخشی غلام محمد اور شیخ عبد اللہ نے تو شاید کبھی اس قتل عام پر افسوس کا اظہار کیا ہو۔ اس نے کبھی ریاکاری سے بھی دو آنسو نہیں بہائے۔

چوہدری غلام عباس نے فرمایا کشمیر کا مسئلہ استصواب کے قریب آ رہا ہے۔ اور ہمیں اس مرحلے کو سر کرنے کے لئے اپنی تمام ذاتی اغراض کو بالائے طاق رکھ کر قوم اور ملک کی تعمیر میں لگ جانا ہوگا۔ ففتھ کالموں کی سرگرمیوں سے ہمارے حالات سے گیا ہوا ایک ووٹ بھی ہمارے لئے انتہا صدمے کا باعث ہوگا۔

آپ نے انٹرویو کے آخر میں فرمایا۔ میں حکومت پاکستان سے بھی اپیل کروں گا۔ کہ وہ ایسے لوگوں کو مزید ڈھیل نہ دے۔ افراد کو قوم پر قربان کرنے ہی سے قومیں کے بگڑے ہوئے کاج سنوارا کرتے ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

ایک سکھ جاسوس گرفتار

سیالکوٹ (ڈاک سے) کل یہاں شہر کی پولیس نے ہندوستان کے ایک سکھ جاسوس کو گرفتار کر لیا۔ اس سکھ نے اپنے کیس ترشوا کر جہلمی لوگوں کی طرح پٹے رکھے ہوئے تھے۔ اور عام مزدوروں کا سا لباس پہنے ہوئے تھا۔

جرائم کی تحقیقات کیلئے ہتھیار

لندن ۱۵ اکتوبر:۔ سائنس کے ذریعہ دو نئے ہتھیار ایجاد کئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ سے جرائم کے خلاف مہم میں نہایت کامیابی کے ساتھ امداد مل رہی ہے۔ ایک رنگدار روشنی کا پاؤڈر ہے اور دوسری کا نام سیاہ روشنی ہے۔

اس طریقے سے چور کو پکڑا جاتا ہے۔ جس جگہ چور کا شبہ ہوتا ہے۔ وہ چمکدار پاؤڈر چھڑک دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس چمکدار پاؤڈر پر سے سیاہ روشنی گزاری جاتی ہے۔ اس طرح چھپے ہوئے چور کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ اس طریقے کے استعمال سے جرائم کو کم کرنے میں آج کل بہت امداد مل رہی ہے۔ (رائٹر)

غیر معمولی وصیت

لندن ۱۵ اکتوبر: حال ہی میں ایک غیر معمولی قسم کی وصیت شائع کی گئی ہے۔ یہ وصیت ۲۵ ہزار پونڈ کی رقم کے متعلق ہے۔ اس میں یہ الفاظ تحریر ہیں۔ اس رقم کا کوئی حقدار نہیں ہے۔ جو اس سے خوش ہوتا ہے جو خوشی کے ساتھ کچھ دے۔ (الوداع) (استار)

دفاع کی اہمیت کے پیش نظر شہری عوام حکومت کیساتھ پورا پورا تعاون کریں

میجر مبارک علی شاہ وزیر مال مغربی پنجاب کی اپیل

لاہور ۱۶ اکتوبر: "موجودہ جنگوں میں فوجوں کے ساتھ ساتھ عام شہری آبادی کو بھی پورا پورا حصہ لینا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ عوام شہری دفاع کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ کر حکومت کے ساتھ تعاون کریں" ان الفاظ میں سید مبارک علی شاہ وزیر مال مغربی پنجاب نے ضلع گوجرانوالہ کے عوام کو شہری دفاع کے سلسلے میں مخاطب کیا۔ آپ نے گوجرانوالہ، وزیر آباد، حافظ آباد اور پنڈی بھٹیاں کے علاوہ کئی چھوٹے دیہات میں بھی تقریریں کیں۔ آپ نے نیشنل گارڈ کی بھرتی اور رضاکار جماعت کی تنظیم پر خاص زور دیا۔ آپ نے کہا ہر تندرست مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ آتشین اسلحہ کا استعمال سیکھے۔ اور فرسٹ ایڈ کی تربیت حاصل کرے۔

غلہ کی قلت کی شکایت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ حکومت پر اس سلسلے میں کئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ پاکستان میں کمی والے علاقوں کے علاوہ دفاعی فوجوں اور کشمیر کے مجاہدین کی ضرورتوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اناج کی کمی کا تعلق کسی ایک جگہ یا ضلع سے نہیں۔ بہر حال یہ قلت کا دور عارضی ہے۔ حکومت دوسرے ملکوں سے غلہ منگوانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ عنقریب چاول کی فصل بھی منڈیوں میں پہنچ جائیگی۔

اشتراکیوں کے خلاف دولت مشترکہ کے دفاع میں

پاکستان کا بہت ہی اہم حصہ ہوگا۔

لندن ۱۵ اکتوبر:۔ اگرچہ یہ بات الفاظ میں نہیں لائی گئی۔ تاہم دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کے دماغ میں اب کسی قسم کا شک باقی نہیں رہا کہ مستقبل قریب میں دنیا کے واقعات میں پاکستان بہت ہی اہم پارٹ ادا کرے گا۔ جب پاکستان مشینوں کے مہیا کرنے پر زور دیتا ہے۔ تو اس کا یہ مطالبہ بالکل حق بجانب ہے۔ غیر ارادی طور پر یہ بات سب پر واضح ہو گئی ہے کہ تمام دفاعی معاملات میں پاکستان کی بہت زیادہ اہمیت ہے خصوصاً اس حال میں کہ جب اشتراکیوں کی طرف سے کسی قسم کا جارحانہ اقدام کیا جائے۔ اس لئے مشینیں مہیا کرنے اور دوسری ضروریات کو پورا کرنے میں پاکستان کو تمام دیگر ممالک پر فوقیت دی جانی چاہیئے۔ ان کو اب اس حقیقت کا بھی احساس ہو چکا ہے کہ اگر پاکستان کی صنعتی ضروریات کو پورا کر دیا گیا۔ تو اپنی جغرافیائی حالت اور آبادی کی طاقت کے لحاظ سے پاکستان دنیائے اسلام کا سب سے زیادہ طاقتور ملک بن جائیگا۔

اگرچہ پاکستان ہندوستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ اور وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ ہندوستان کے ساتھ تمام تنازعات کو باہم مل کر ختم کر دینا چاہیئے۔ لیکن اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ پاکستان کا رجحان مسلم ریاستوں کی طرف زیادہ سے زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ (استار)

جہلم کی ایک غلط خبر کی تردید

لاہور ۱۶ اکتوبر:۔ ایک مقامی اردو روزنامے میں جہلم کی ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں کپڑے کو روک لینے کا ذکر ہے۔ اس خبر میں واقعات غلط رنگ میں پیش کئے گئے ہیں۔ دیر کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ پرچون فروش ملتے نہیں تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کوششوں کے باوجود کوئی لائسنس دار دوکاندار کپڑے کی تقسیم کا ذمہ اٹھانے کو تیار نہیں تھا۔ یہ لوگ زیادہ تر مہاجر ہیں۔ اور زیادہ سرمایہ نہیں لگا سکتے۔ بہر حال عید الضحیٰ سے پہلے پہلے کپڑا تقسیم کرنے کے انتظامات کر دیئے گئے تھے۔ (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

پاکستان میں مصر کے سفیر محمد ابو باپاشا

لاہور ۱۶ اکتوبر:۔ پاکستان میں مصر کے سفیر ہز ایکسلنسی محمد ابو باپاشا مصری کابینہ میں کئی بار وزیر رہ چکے ہیں۔ آپ وہاں کے ایک ممتاز وکیل ہیں۔ اور ملک کی کئی اسلامی اور مشرقی سوسائٹیوں کے صدر ہیں۔ آپ مصر کی قومی تحریک کے رہنماؤں میں سے ہیں۔ مختلف مصری وفدوں کے ساتھ آپ یورپ بھی جا چکے ہیں۔ آپ مسئلہ فلسطین میں بھی کافی دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے عرب ممالک کی ایک پارلیمنٹری کانفرنس بھی بلائی تھی۔

مدراس کے سابق وزیر اعظم کی سردار پٹیل سے ملاقات

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر:۔ مدراس کے سابق وزیر اعظم مسٹر ٹی پرکاسم کل حیدر آباد سے یہاں پہنچے۔ اور نائب وزیر اعظم سردار پٹیل سے ملاقات کی۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حیدر آباد میں کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کے متعلق بات چیت کی۔ مسٹر پرکاسم آج ہوائی جہاز میں مدراس روانہ ہو رہے ہیں (استار)

روس کے پاس اٹیم بم موجود نہیں ہے

لاہور ۱۵ اکتوبر: علم ڈیجل نے اس خبر کو سراسر غلط اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔ کہ انہوں نے گذشتہ موسم بہار میں امریکہ کی ایک عورت کو دوران گفتگو میں بتایا تھا۔ کہ روس کو تو پہلے سے ہی اٹیم بم کا راز معلوم ہے۔ اور یہ کہ وہ آئندہ ایک سال میں اس کے متعلق مزید تحقیقات کر کے اسے ہر لحاظ سے مکمل کرے گا۔ (استار)

مسٹر مارگن فلپ پرائس لاہور میں

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ برطانیہ کے پارلیمنٹ کے ایک سرکردہ ممبر مسٹر مارگن فلپ پرائس پاکستان کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے لاہور آئے ہیں آپ آج ۱۶ اکتوبر کو راولپنڈی تشریف لے گئے جہاں سے وہ صوبہ سرحد اور اس کے بعد افغانستان جائیں گے۔ لاہور میں اپنے قیام کے دوران میں وہ عید کے دن بادشاہی مسجد گئے۔ جہاں وہ نماز عید کا منظر دیکھ کر بہت متاثر ہوئے

۱۵ اکتوبر کو مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان ممدوٹ نے مسٹر پرائس کو لنچ پر مدعو کیا۔ اور اس شام محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے ان کے اعزاز میں جلسے کی دعوت دی گئی۔ اس دعوت میں اعلیٰ سرکاری افسر اور لاہور کے دیگر غیر سرکاری معززین شریک ہوئے۔ مسٹر پرائس نجی حیثیت میں دورہ کر رہے ہیں

سماروا سے آئے ہوئے لوگوں کو ہدایت

لاہور ۱۶ اکتوبر: سماروا سے آئے ہوئے جو لوگ امداد لے کر واپس پہنچنا چاہتے ہوں۔ وہ فی الفور اس ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ملیں۔ جہاں وہ اقامت پذیر ہوں۔ (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)